149347-والدہ کی لاعلمی میں پیسے لینا

سوال

اگر والدہ اکیلی گھر کے اخراجات برداشت کرتی ہو اور الحمد للہ وہ اس کی طاقت بھی رکھتی ہے لیکن کسی حد تک خرچ کرنے میں تھوڑا بہت تردد سے کام لیتی ہو، اور اپنی بیٹی کو خرچ تو دیتی ہے لیکن بیٹی کے لیے یہ خرچہ کافی نہیں ہوتا.

تو کیا حسب ضرورت بیٹی اپنی والدہ کی لاعلمی میں کچھ پیسے لے سکتی ہے یا کہ ایسا کرنا حرام ہوگا، اور بیٹی کے لیے دعاء کی قبولیت میں مانع بن سکتا ہے، یا ایسا کرنا حرام نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر والد فوت ہو چکا ہو، یا پھر والد
اپنی اولاد کا خرچ برداشت نہ کر سکتا ہو، اور والدہ مالدار ہو تو اولاد کا خرچ ماں
پر واجب ہو جاتا ہے کیونکہ انہیں اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر باپ تنگ دست ہو تو ماں پر نفقہ
واجب ہو جاتا ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی (373/11).

بیٹی کی شادی ہونے تک بیٹی کا خرچ
والدین کے ذمہ ہے؛ کیونکہ شادی کے بعد اس کے اخراجات خاوند پر واجب ہو جائیگے.

مزید آپ سوال نمبر (
13464) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

دوم :

اگر ماں اپنی بیٹی پر معروف و بہتر
طریقہ سے کافی اخراجات کرتی ہو، تو بیٹی کے لیے اپنی والدہ کی اجازت کے بغیر والدہ

کا مال لینا جائز نہیں ہو گا.

لیکن اگر ماں اپنی بیٹی کو کھانے پینے
اور لباس و تعلیم وغیرہ کے لیے کافی ہونے کے اخراجات نہیں دیتی یعنی اس طرح کی لڑکی
کو جتنا خرچ چاہیے نہیں دیتی تو پھر بیٹی کے لیے بہتر طریقہ سے ماں کی اجازت کے
بغیر مال لینا جائز ہو گا.

صحیح بخاری اور مسلم میں ام المومنین
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ :

ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم ابو سفیان ایک بخیل شخص ہے ,مجھے اور میرے بچے کے لیے کافی رقم نہیں دیتا، اگر
میں اس کی لاعلمی میں کچھ لے لوں تو ہمارا گزارا ہوتا ہے ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا : تم اتنا مال لے لیا کرو جو تمہیں اور تمہارے بچے کے لیے کافی ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5364) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1714).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہاں المعروف سے مراد وہ مقدار ہے
جو اس معاشرے میں عادت کے مطابق کفائت و گزر بسر کے لیے ہو" انتہی

دیکھیں : فتح الباری (509/9).

شیخ صالح فوزان اس حدیث میں وارد "
المعروف "کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"آپ جو لیتی ہو وہ معروف اور بہتر
طریقہ سے ہو، یعنی جو حاجت و ضرورت سے زائد نہ ہو، اور تمہیں اور تمہاری اولاد کو

کافی ہو، اس سے زائد اشیاء وغیرہ کے لیے نہ لو، بلکہ صرف ضروری اشیاء کے لیے جتنا
کافی ہو لے لیا کرو" انتہی

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الفوزان (
.(27/69

اس لیے جب بیٹی اپنی ماں کا مال بغیر
اجازت لے سکتی ہے تو اس کے اتنا کچھ ہی لینا جائز ہو گا جس پر وہ مجبور ہو یا اس کی
بہت زیادہ ضرورت رکھتی ہو، لیکن اگر وہ خرچ زیادہ کرنے یا پھر لباس وغیرہ زیادہ
لینے کے لیے لیتی ہے تو یہ جائز نہیں ہو گا، کیونکہ ایسا کرنا ناحق مال کھانے کے
مترادف ہے، اور یہ فعل اس کی دعا کی عدم قبولیت کا بھی باعث ہو گا.

واللہ اعلم.